سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

حُسنُ الکَلَام

مِن

مدائح صحابۃِ خیرِ الأنام ﷺ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نعتیہ کلام سے اِنتخاب

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری



منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

حُسنُ الکَلَام

مِن

مَدائحِ صحابۃِ خیرِ الأنَام ﷺ

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نعتیہ کلام سے اِنتخاب)

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :8514 3516، 140-140-111(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

نام کتاب : حُسْنُ الْكَلَام مِنْ مَدَائِحِ صَحَابَةِ خَيْرِ الْأَنَام ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کے نعتیہ کلام سے اِنتخاب﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ وتخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت : فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱ : جولائی 2012ء

تعداد : 1,200

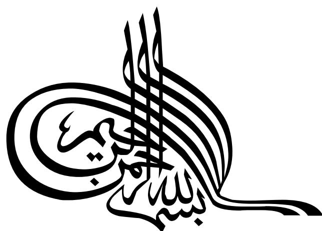
قیمت : -/50 روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۷-۳-۹۷۰/ ۴، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس اُمتِ مسلمہ کے ایمان کا مرکز و محور اور حقیقی اَساس ہے۔ لہٰذا اہلِ اسلام محافلِ نعت منعقد کرکے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کے ساتھ اپنی بے پناہ محبت اور جذباتی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کوئی نیا عمل نہیں بلکہ قرآن وسنت سے ثابت ہے۔

اللہ ربّ العزت نے خود قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کا ذکرِ جمیل پیرایۂ نعت میں کیا ہے۔ خالقِ کائنات اپنے حبیب ﷺ سے جب بھی مخاطب ہوا تو نام لینے کی بجائے کبھی **یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ** کہا اور کبھی **یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ** اور کبھی یٰسین کے لقب سے پکارا۔ اِسی طرح کلامِ مجید میں کہیں **وَالضُّحٰی** کہہ کر آپ ﷺ کے رُخِ اَنور کی قسم کھائی اور کہیں **وَاللَّیْلِ** کہہ کر آپ ﷺ کی شبِ تاریک کی مانند سیاہ زلفوں کی قسم کھائی۔ ہمہ قرآن دَر شانِ محمد ﷺ کے مصداق پورا قرآن حکیم حضور ﷺ کی مدح اور نعت ہی تو ہے۔ اِس کے پیرایۂ اِظہار میں نعت ہی کا رنگ صاف جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ خود محفلِ نعت منعقد فرماتے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے کہ وہ آپ ﷺ کی مدح میں لکھے ہوئے قصائد پڑھ کر سنائیں۔ ان کے علاوہ بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور نبی اکرم ﷺ کی نعت گوئی اور

نعت خوانی کا شرف حاصل ہوا۔ اِمام التابعین محمد بن سیرین (م ۱۱۰ھ) عہدِ نبوی کے نعت گو شعراء میں سے چند کا ذکر یوں کرتے ہیں:

كان شعراء النبي ﷺ: حسّان بن ثابت، وكعب بن مالك، وعبد الله بن رواحة ﷺ، فكان كعب بن مالك يخوّفهم الحرب، وكان حسان يقبل على الأنساب، وكان عبد الله بن رواحة يعيّرهم بالكفر. (أسد الغابة لابن الأثير، ٤/٤٦١)

’’حضرت حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ ﷺ کا شمار حضور نبی اکرم ﷺ کے شعراء میں ہوتا تھا۔ پس حضرت کعب بن مالک ﷺ دشمنانِ رسول کو جنگ سے ڈراتے، اور حضرت حسان ﷺ اُن کے نسب پر طعن زنی کرتے، اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷺ انہیں کفر کا (طعنہ دے کر) شرم دلاتے تھے۔‘‘

علامہ ابن جوزی (۵۱۰-۵۹۷ھ) نے بھی شاعر صحابہ کرام ﷺ میں سے چند کا ذِکر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

وقد أنشده جماعة، منهم العباس وعبد الله بن رواحة، وحسّان، وضمار، وأسد بن زنيم، وعائشة ﷺ، في خَلْق كثير قد ذكرتهم في كتاب الأشعار. (الوفا لابن الجوزي/٤٦٣)

’’بہت سے لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (نعتیہ) اَشعار سنائے، جن میں حضرت عباس، حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حضرت حسان، حضرت ضمار، حضرت اَسد بن زنیم، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور بہت سے دیگر صحابہ شامل ہیں جو شاعری کے دیوان میں مذکور ہیں۔‘‘

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ ممدوحِ خالقِ کائنات، رحمۃً للعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدح خوانی کرنا، آپ ﷺ کی نعت پڑھنا، سننا اور محافلِ نعت منعقد کرنا قرآن و سنت کے عین مطابق جائز اور مطلوب اَمر ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی عظیم تصنیف ’میلاد النبي ﷺ‘ میں ان نعت خواں اور شعراء صحابہ کرام کی ایک مفصل اور باحوالہ فہرست بیان کی ہے۔ ان شعراء صحابہ کی کثیر تعداد اس اَمر کی غماز ہے کہ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ اور نعت گوئی اُن کے معمولات میں شامل تھی۔ اسی طرح ہم جب محافلِ نعت منعقد کرتے ہیں تو اِنہی جلیل القدر صحابہ و اَکابرینِ اُمت کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ یہ عمل قرونِ اُولیٰ سے لے کر آج تک جاری ہے جو ایک سچے اور کامل مومن کی نشانی ہے۔

(حافظ ظہیر اَحمد الِاسنادی)
رِیسرچ اسکالر، فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّة

۱. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًاo (النساء، ٤: ١٧٤)

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نُور (بھی) اُتار دیا ہےo‘‘

۲. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التوبة، ٩: ١٢٨)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo‘‘

۳. وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo (الأنبياء، ۲۱: ۱۰۷)

”اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo“

٤. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

”فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo“

٥. يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّـآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا o وَّ دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ٤٥-٤٦)

”اے نبیِّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo اوراس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o“

٦. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo (الأحزاب، ٣٣: ٥٦)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کروo‘‘

٧. اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا o لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا o اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo (الفتح، ٤٨: ٨۔ ١٠)

’’بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور آپ (ﷺ کے دین) کی مدد کرو اور آپ (ﷺ) کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کروo (اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی

جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo‘‘

۸. وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌo

(الصف، ٦١: ٦)

’’اور (وہ وقت بھی یاد کیجیے) جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ کی آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسولِ آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہےo‘‘

۹. نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَo مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ o وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ o وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ o

(القلم، ٦٨: ١ ـ ٤)

’’نون (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) قلم کی قسم اور

اُس (مضمون) کی قسم جو (فرشتے) لکھتے ہیںo (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیںo اور بے شک آپ کے لیے ایسا اَجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگاo اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)o‘‘

۱۰. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَo (البلد، ۹۰: ۱۔۳)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قَسم اور (ان کی) قَسم جن کی ولادت ہوئیo‘‘

۱۱. وَالضُّحٰیo وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰیo مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰیo وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰیo وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰیo اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰیo وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰیo وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰیo فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْo وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْo وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْo (الضحی، ۹۳: ۱۔۱۱)

’’(اے حبیبِ مکرّم!) قَسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرۂ انور)

کی (جس کی تابانی نے تاریک روحوں کو روشن کر دیا)o (اے حبیبِ مکرّم!) قَسم ہے سیاہ رات (کی طرح آپ کی زلفِ عنبریں) کی جب وہ (آپ کے رُخِ زیبا یا شانوں پر) چھا جائےo آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہےo اور بے شک (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر (یعنی باعثِ عظمت و رفعت) ہےo اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گےo کیا اس نے آپ کو (مہربان) نہیں پایا پھر اس نے (آپ کے ذریعے) یتیموں کو ٹھکانا دیاo اور اس نے آپ کو بھٹکی ہوئی قوم کے درمیان (رہنمائی فرمانے والا) پایا تو اس نے (انہیں آپ کے ذریعے) ہدایت دے دیo اور اس نے آپ کو (جوّاد و کریم) پایا تو اس نے (آپ کے ذریعے) محتاجوں کو غنی کر دیاo سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ فرمائیںo اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیںo اور اپنے رب کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کریںo‘‘

١٢. اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ o وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ o الَّذِیٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ o وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ o

(الم نشرح، ٩٤: ١ـ ٤)

’’کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیاo اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اُتار

دیاo جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھاo اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیاo‘‘

۱۳. اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ o (الکوثر، ۱۰۸: ۱-۳)

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکرّ ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگاo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ، مَا وَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم، وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رضي الله عنه آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا غزوۂ حنین میں آپ لوگوں نے پیٹھ دکھائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ نہیں دکھائی، ہاں بعض جلد باز

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب بغلة النبي صلى الله عليه وآله وسلم البيضاء، ٣/١٠٥٤، الرقم: ٢٧١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب في غزوة حنين، ٣/١٤٠٠-١٤٠١، الرقم: ١٧٧٦-

لوگ بھاگ نکلے تو اہلِ ہوازن نے انہیں تیروں کی باڑ پر رکھ لیا جبکہ اس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے جس کی لگام حضرت ابوسفیان بن حارث نے تھام رکھی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے:

میں نبیِ برحق ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں
میں عبد المطلب (جیسے سردار) کا لختِ جگر ہوں

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ، وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ، وَيَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا
عَلَى الإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب حفر الخندق، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩ـ ٢٦٨٠، وأيضًا في كتاب المناقب، باب دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤ـ

وَالنَّبِيُّ ﷺ يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ

فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

وفي رواية: عَنْ سَهْلٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

اَللّٰهُمَّ، لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ خندق کے موقع پر) مہاجرین اور انصار صحابہ مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پشتوں پر مٹی (کے ٹوکرے) لاد کر لے جاتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے:

ہم وہ (لوگ) ہیں جنہوں نے دستِ مصطفیٰ ﷺ پر تاحیات بیعتِ اسلام کی ہے۔

''یہ سماعت فرما کر حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے لیے جواباً یہ الفاظ جاری ہو جاتے:

یااللہ! اصل بھلائی (وکامیابی) تو آخرت کی (زندگی میں بھلائی وکامیابی) ہے، پس انصار ومہاجرین کو برکت عطا فرما۔

ایک روایت میں حضرت سہل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر منتقل کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یااللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کے لیے) مہاجرین وانصار کی مغفرت فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب من أحب أن لا يسب نسبه، ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٨، وأيضًا في كتاب المغازي، باب حديث الإفك، ٤/١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٤، وأيضًا في كتاب الأدب، باب هجاء المشركين، ٥/٢٢٧٨، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤/١٩٣٤ـ ١٩٣٥، الرقم: ٢٤٨٩ـ ٢٤٩٠ـ

وَرَسُوْلِهٖ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفٰى وَاشْتَفٰى. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيْفًا رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: (اے حسان!) جب تک تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا دفاع (بصورتِ شعر) کرتے رہو گے روح القدس تمہاری تائید کرتے رہیں گے۔ نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کرکے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کردیا) اور خود شفایاب ہوئے (یعنی ان کا اپنا سینہ ٹھنڈا کیا)۔ حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

''تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

”تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک ہیں اور اَدیانِ باطلہ سے اِعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔

”بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لیے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤. عَنْ عُرْوَةَ ﷺ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ ﷺ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب حديث الإفك، ٤/١٥١٨، الرقم: ٣٩١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ٤/٢١٣٧، الرقم: ٢٧٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩٧، الرقم: ٢٥٦٦٥۔

''حضرت عروہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ ﷺ اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان ﷺ کو برا بھلا کہا جائے (باوجود اس کے کہ حضرت حسان بھی ان پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے)۔ آپ فرماتی تھیں: (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

''بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لیے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ۱۱۷٦/۳، الرقم: ۳۰٤۱، وأيضًا في كتاب المغازي، باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة، ۱۵۱۲/٤، الرقم: ۳۸۹۷، وأيضًا في كتاب الأدب، باب هجاء المشركين، ۲۲۷۹/۵، الرقم: ۵۸۰۱، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ۱۹۳۳/٤، الرقم: ۲٤۸٦۔

هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ: اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ.

’’حضرت براء ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان ﷺ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور جبرائیل ؑ بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت ﷺ سے فرمایا: ’’مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو، یقیناً جبرائیل ؑ بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔‘‘

٦. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ٤/١٥٣٧، الرقم: ٣٩٦٠، وأيضًا في كتاب الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ٥/٢٢٧٧، الرقم: ٥٧٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة خيبر، ٣/١٤٢٧، الرقم: ١٨٠٢۔

خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ، أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ، وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيْحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوْا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ. قَالَ: يَرْحَمُهُ اللهُ. قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی

کرنے لگے:

''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت حاصل کرتے نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ پس اے اللہ! ہم تجھ پر (اور تیرے دین پر) قربان ہوں، تو ہمیں بخش دے، جب تک ہم اس دنیا میں باقی ہیں۔ اور اگر ہمارا مقابلہ کسی دشمن سے ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور ہم پر سکینہ نازل فرما۔ اور اگر دشمن ہم پر چلائے یا ہم پر حملہ آور ہو تو ہم اس کا انکار کریں (اور اس کا مقابلہ کریں نہ کہ اس کے آگے ہتھیار پھینک دیں)۔''

''تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کہنے لگے کہ ان کے لیے (شہادت اور جنت) واجب ہو گئی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِيْنَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَتَمَثَّلُ

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الإستسقاء إذا قُحِطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢۔

بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کے اس شعر کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے سنا:

’’وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے وسیلے سے
بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے فریاد رس، بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

’’حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم)

نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رُخِ زیبا) کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔‘‘

’’وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے فریاد رس، بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

مذکورہ بالا شعر حضرت ابوطالب کا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨. وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَأَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَقْضِي:

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧، الرقم: ٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٧، ٦/٥٣٥، الرقم: ٣١٩٦٧، وأيضًا في كتاب الأدب، ١/٣٨١، الرقم: ٤١٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٩٨، والمروزي في مسند أبي بكر رضي الله عنه، ١/٩١، الرقم: ٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٢۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
رَبِيْعُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ: ذَاكَ وَاللهِ، رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابو بکر ﷺ (ان شعار کے بارے) فیصلہ فرماتے تھے:

’’وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کی (زندگی میں) بہار (کی طرح ہیں) اور بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

’’پس حضرت ابو بکر ﷺ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات ہی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٩. عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَومَ بَدْرٍ، حَتّٰى قَالَتْ جَارِيَةٌ:

وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقُوْلِي هٰكَذَا وَقُوْلِي مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت رُبیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری شبِ زفاف کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسا کہ آپ (راوی) بیٹھے ہیں۔ اس وقت کچھ بچیاں دف بجا کر جنگِ بدر میں شہید ہو جانے والے اپنے بزرگوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ یہاں تک کہ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدرًا، ١٤٦٩/٤، الرقم: ٣٧٧٩، وأيضًا في كتاب النكاح، باب ضرب الدف في النكاح والوليمة، ١٩٧٦/٥، الرقم: ٤٨٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٩/٦ـ٣٦٠، الرقم: ٢٧٠٦٦، ٢٧٠٧٢، والترمذي في السنن، كتاب النكاح، باب ما جاء في إعلان النكاح، ٣٩٩/٣، الرقم: ١٠٩٠۔

ایک بچی نے کہا:

”(آج) ہم میں ایسے نبی مکرّم ﷺ تشریف فرما ہیں جو (آنے والے) کل کی باتیں جانتے ہیں۔“

تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھی۔“

اِس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ رضي الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ؟ قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ. فَقَالَ حَسَّانُ:

وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

١٠: أخرجه أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٤، الرقم: ٢٤٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠٢١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٨، الرقم: ٢٠٨٩٤، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/١٠٣، الرقم: ٨۔

قَصِيْدَتُهُ هٰذِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ابوسفیان کی ہجو کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ میری جو قرابت ہے اس کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت وتکریم عطا کی ہے! میں آپ (کے نسب مبارک) کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گُندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ کہا:

''آل ہاشم کی بزرگی کا کوہان بنتِ مخزوم کی اولاد ہے، اور تیرا باپ تو غلام تھا۔''

اس میں آپ کا مکمل قصیدہ ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٥، الرقم: ٢٤٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٣٨، الرقم: ٣٥٨٢، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٢٩، الرقم: ٩٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٨، الرقم: ٢٠٨٩٥، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/٦٤، الرقم: ٢١۔

أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ، فَقَالَ: اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ، فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ ﷺ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوْا إِلٰى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنْبِهٖ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهٗ، فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيْمِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي. فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ. وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

’’حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو کیوں کہ ان (گستاخوں) پر (میری نعت اور اپنی ہجو) تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو۔ انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت کعب بن مالک ؓ کی طرف پیغام بھیجا اور پھر حضرت حسان

بن ثابت ﷺ کی طرف پیغام بھیجا۔ جب حضرت حسان آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اب وقت آ گیا ہے، آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے۔ پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے، پھر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابو بکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے، (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابو بکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ حضرت حسان ﷺ حضرت ابو بکر ﷺ کے پاس گئے، پھر واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر نے میرے لیے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ عُمَرَ ﷺ مَرَّ بِحَسَّانَ ﷺ وَهُوَ يُنْشِدُ

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤/١٩٣٢، الرقم: ٢٤٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٢٢، الرقم: ٢١٩٨٦، وأبو داود في ـــ

الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷛ حضرت حسان بن ثابت ﷛ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر ﷛ نے گھور کر ان کی طرف دیکھا تو حضرت حسان نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں آپ سے افضل شخص (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ خود ظاہرا بھی) موجود تھے۔ پھر انہوں نے حضرت ابوہریرہ ﷛ کی طرف مڑ کر دیکھا اور کہا: (اے ابوہریرہ!) میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (مشرکین کو) جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس (جبریل ؑ) کے ذریعہ سے

-------- السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الشعر، ٤/٣٠٣، الرقم: ٥٠١٣، والنسائي في السنن، كتاب المساجد، باب الرخصة في إنشاد الشعر الحسن في المسجد، ٢/٤٨، الرقم: ٧١٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٦٢، الرقم: ٧٩٥، ٦/٥١، الرقم: ٩٩٩٩۔

تائید فرما؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! (سنا ہے)۔"

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ مَدَحْتُ اللهَ بِمَدْحَةٍ، وَمَدَحْتُكَ بِأُخْرٰى. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَةِ اللهِ تعالى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤، الرقم: ١٥٦٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٥، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٣٧٤، الرقم: ١١٥٨، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٣٣، الرقم: ٩٣٤، والبخاري في الأدب المفرد/١٢٦، الرقم: ٣٤٢، والطبراني في العجم الكبير، ١/٢٨٧، الرقم: ٨٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٨٩، الرقم: ٤٣٦٥، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٦٣٦، وقال: أخرجه البغوي، وابن عدي في الكامل، ٥/٢٠٠۔

''حضرت اسود بن سریع ﷺ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی نعت بیان کی ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابن ابی عاصم، طبری اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٤. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ، وَإِيَّاكَ. قَالَ: هَاتِ مَا حَمِدْتَ بِهٖ رَبَّكَ ﷻ. قَالَ: فَجَعَلْتُ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٦٣٣، ١٥٠٣٨، وأيضًا في فضائل الصحابة، ١/٢٦٠-٢٦١، الرقم: ٣٣٤-٣٣٥، والبخاري في الأدب المفرد/١٢٥، الرقم: ٣٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٨٧، الرقم: ٨٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٩٥، وأيضًا، ٩/ ٦٦، وأيضًا، ٨/١١٨، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٥٤، الرقم: ٤١١، والمناوي في فيض القدير، ٢/١٦٢۔

أُنْشِدُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: أَحَدُ أَسَانِيْدِ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ وَالْحُسَيْنِيُّ: أَحَدُ أَسَانِيْدِ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور آپ کی مدحت و نعت بیان کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے بھی سناؤ (اور ابتداء) اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو جو تم نے بیان کی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے) پڑھنا شروع کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں اور طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام مناوی اور حسینی نے بھی فرمایا: امام احمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۵. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اهْجُوْا

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۵۶، ۴۶۰، الرقم: __

بِالشِّعْرِ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، كَأَنَّمَا يَنْضَحُوْهُمْ بِالنَّبْلِ.رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَكَأَنَّمَا تَنْضَحُوْنَهُمْ بِالنَّبْلِ فِيْمَا تَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مِنَ الشِّعْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت کعب بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کفار و مشرکین کی اپنے) اشعار کے ذریعے مذمت کیا کرو، بے شک مومن اپنی جان و مال (اور زبان) کے ساتھ جہاد کرتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں مجھ محمد مصطفیٰ کی جان ہے! گویا (مدحتِ رسول پر مشتمل) یہ اشعار ان پر تیروں کی طرح برستے ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... ١٥٨٢٤، ١٥٨٣٤، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٣٢، الرقم: ٩٣٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٧٤، الرقم: ٢٠٩، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٩/٧٦، الرقم: ١٥٢-١٥٣، وأيضًا في مسند الشامين، ٤/٢٤٥، الرقم: ٣١٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٩، الرقم: ٢٠٨٩٩، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/١٩٠۔

''ایک روایت میں حضرت کعب بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! گویا تم اپنے کہے ہوئے اشعار کی شکل میں ان (کفار و مشرکین) پر تیر برساتے ہو۔''

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَ: قِيْلَ لَهَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ ﷺ وَيَتَمَثَّلُ وَيَقُوْلُ:

وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥٦، ٢٢٢، الرقم: ٢٥٢٧٠، ٢٥٩٠٤، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في إنشاد الشعر، ٥/١٣٩، الرقم: ٢٨٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٤٨، الرقم: ١٠٨٣٥، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٥٨- ٦٥٩، الرقم: ٩٧٣-٩٧٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٢، الرقم: ٢٦٠١٤، وأيضًا في كتاب الأدب، ١/٣٤٣، الرقم: ٣٦٢، والبخاري في الأدب المفرد/٣٠٠، الرقم: ٨٦٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٧-

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت شریح روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ بطور نمونہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) آپ ﷺ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ شعر بطور نمونہ پڑھتے:

’’تیرے پاس وہ شخص خبریں لے کر حاضر ہوگا جسے تو نے ان کے لانے کے لیے زادِ راہ بھی نہیں دیا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧. عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه: كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ، جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُوْنَ حَدِيْثَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُنْشِدُوْنَ الشِّعْرَ، وَيَضْحَكُوْنَ،

١٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، ٣/٨٠، الرقم: ١٣٥٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٨١، وأيضًا، ٦/٥١، الرقم: ٩٩٩٨.

وَيَتَبَسَّمُ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، رسول اللہ ﷺ جب نمازِ فجر پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنی نماز کی جگہ پر تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ پھر اپنے صحابہ کرام سے گفتگو فرماتے رہتے۔ وہ لوگ زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کرتے، اور شعر پڑھتے اور مسکراتے، اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی (ان کے اشعار سماعت فرما کر) تبسم ریز ہو جاتے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَضَرْتُ حَرْبًا، فَقَالَ عَبْدُ

١٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب القتال في سبيل الله، ٢/٩٣٤، الرقم: ٢٧٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٦، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٨٠، الرقم: ٤١٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٢٠، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦١٢-٦١٣، الرقم: ٢٥٨، وإسناده حسن، وابن منصور في السنن، ٢/٣٤٠، الرقم: ٢٨٣٥.

اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﷺ:

يَا نَفْسِ أَلَا أَرَاكِ تَكْرَهِيْنَ الْجَنَّةَ
أَحْلِفُ بِاللهِ لَتَنْزِلِنَّهْ طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرِهِنَّهْ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں: میں ایک جنگ میں موجود تھا، تو میں نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اے نفس! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو جنت میں جانا پسند نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم! تجھے ضرور جنت میں جانا ہوگا، چاہے خوشی سے جائے یا بغیر خوشی کے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابنِ ابی شیبہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

١٩. عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَتٰى عُمَرَ ﷺ شَاعِرٌ فَقَالَ: أُنْشِدُكَ

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/١٤٦، الرقم: ١٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠٢٥، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٦٢، الرقم: ٣٨٩۔

فَاسْتَنْشَدَهُ، فَجَعَلَ هُوَ يُنْشِدُ وَذَكَرَ مُحَمَّدًا ﷺ فِي شِعْرِهِ، فَقَالَ:

غَفَرَ اللّٰهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ بِمَا صَبَرَ.

فَقَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ رضی الله عنه: قَدْ فَعَلَ، قَالَ: ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيْعًا وَعُمَرَ فَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت خیثمہ سے روایت ہے، وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی الله عنه کے پاس ایک شاعر آیا اور آپ سے عرض کیا: میں آپ کو شعر سنانا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے اسے شعر سنانے کی اجازت دی، سو اس نے شعر پڑھنا شروع کیا اور اس ضمن میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا اور کہنے لگا:

’’اللہ تعالیٰ محمد ﷺ پر رحمت فرمائے کیوں کہ آپ ﷺ نے اسلام کی نشر و اشاعت میں مصیبتوں پر صبر کیا۔‘‘

’’حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی الله عنه نے فرمایا: حقیقتاً آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ (پھر شاعر نے کہا:) اس کے بعد ان کے رفیق غار حضرت ابوبکر رضی الله عنه نے بھی یہی وطیرہ اختیار کیا اور حضرت عمر رضی الله عنه نے بھی بلکہ سب جانثارانِ مصطفیٰ ﷺ کا یہی طرہ امتیاز رہا ہے۔ تو اس پر حضرت عمر رضی الله عنه نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو

(یعنی تمام صحابہ منشاءِ الٰہی پر ہی راضی رہتے تھے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے **فضائل الصحابة** میں اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَعْلَمُ اللهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وفي رواية: **فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِنَّ.**

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ

٢٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم: ١٨٩٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/١٩٠، الرقم: ٢٢٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢٠، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٣٤، الرقم: ٣٤٠٩، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/٧٥، الرقم: ٢٦۔

منورہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا کر کہہ رہی تھیں:

''ہم بنونجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ (جیسی ہستی) ہماری پڑوسی ہے۔''

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: (میرا) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

''ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابویعلی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ - وَهُوَ مُحَاصِرٌ أَهْلَ الطَّائِفِ - لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، وَهُوَ إِلٰى جَنْبِهِ: هِيْهِ،(١) يَسْتَنْشِدُهُ. فَأَنْشَدَهُ قَصِيْدَةً ...... فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَهُنَّ أَسْرَعُ

٢١: أخرجه معمر بن راشد في الجامع، باب الشِّعْر والرَّجَز، ١١/٢٦٣، الرقم: ٢٠٥٠١۔

(١) معناها: طلب الاستزادة من الحديث۔ (النهاية)

فِيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ(١). رَوَاهُ ابْنُ رَاشِدٍ.

''امام ابن سیرین ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اہلِ طائف کا محاصرہ کیے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے حضرت کعب بن مالک ﷺ - جو کہ آپ کے پہلو میں کھڑے تھے - سے فرمایا: لاؤ، مجھے شعر سناؤ۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو پورا قصیدہ سنایا۔ ......تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اشعار دشمنوں کے لیے نیزوں سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہیں۔''

اس حدیث کو امام معمر بن راشد نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ﷺ قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ بْنُ

(١) معناها: السِّهام العربية التي تستخدم في القتال، ولا واحد لها من لَفُظِها، والإنبال: رد السهام وتجهيزها للرامي بها۔ (النهاية)

٢٢-٢٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٦٧٠ ـ ٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٧ ـ ٦٤٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ١٧٧ـ ١٧٨، الرقم: ٤٠٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٤٣، الرقم: ٧٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/ ٣٨١، والعسقلاني في الإصابة، ٥/ ٥٩٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٥/ ١٩١، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/ ٢٦٨، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٤/ ٣٧٣ـ

زُهَيْرٍ 'بَانَتْ سُعَادُ'، فِي مَسْجِدِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهٗ:

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ　　وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

أَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكُمِّهٖ إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوْا مِنْهُ .....الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

''حضرت موسیٰ بن عقبہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن زہیر نے اپنے مشہور قصیدے ''بانت سعاد'' میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس قول پر پہنچا:

''بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (ظلم و جبر کے علم برداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔''

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر کو غور سے) سنیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٣. وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ قَالَ: لَمَّا انْتَهٰى خَبَرُ

قَتْلِ ابْنِ خَطَلٍ(١) إِلٰى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سُلْمٰى وَكَانَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْعَدَهُ بِمَا أَوْعَدَهُ ابْنَ خَطَلٍ، فَقِيْلَ لِكَعْبٍ: إِنْ لَمْ تُدْرِكْ نَفْسَكَ قُتِلْتَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَدُلَّ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ ﷺ، وَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ، فَمَشٰى أَبُوْ بَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلٰى إِثْرِهٖ حَتّٰى صَارَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ: اَلرَّجُلُ يُبَايِعُكَ، فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ، فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ، فَبَايَعَهُ، وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهٖ، فَأَنْشَدَهُ:

نُبِّئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ أَوْعَدَنِي ... وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَأْمُوْلُ

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَائُ بِهٖ ... مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بُرْدَةً لَهُ، فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ ﷺ مِنْ وَلَدِهٖ بِمَالٍ فَهِيَ الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ فِي ''الْبِدَايَةِ''

(١) قَالَ أَبُوْ دَاوُدُ فِي السُّنَنِ، ٣ / ٦٠: إِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ أَبُوْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ ﷺ قَتَلَهُ.

وَقَالَ: قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَا بُرْدَتَهٗ حِيْنَ أَنْشَدَهُ الْقَصِيْدَةَ ...... وَهٰكَذَا الْحَافِظُ أَبُوْ الْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي ''الْغَابَةِ''، قَالَ: هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهٰذَا مِنَ الْأُمُوْرِ الْمَشْهُوْرَةِ جِدًّا.

''حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب کعب بن زہیر کے پاس (گستاخِ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی مسلسل ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔ تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا تو وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی ساری بات بتا دی۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے اور کعب بن زہیر اُن کے پیچھے پیچھے چل دیے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ

اقدس آگے بڑھایا تو کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی۔ پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

''مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔''

''بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (ظلم و جبر کے علم برداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔''

''پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہو کر) اسے اپنی چادر پہنائی جسے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد سے مال کے عوض خرید لی اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء عید (اور دیگر اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن قانع اور حافظ عسقلانی نے روایت کیا ہے اور حافظ ابن کثیر نے 'البدایۃ' میں روایت کرنے کے بعد فرمایا: میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی...... اسی طرح حافظ ابوالحسن ابن الاثیر نے 'اسد الغابۃ' میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفاء کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔

٢٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَالِبٍ إِذَا رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

وَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی بن زید رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب جب رسول

٢٤: أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ١/١٣، الرقم: ٣١، وابن حبان في الثقات، ١/٤٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤١، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٦٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩/١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٢٣٥، وأيضًا في فتح الباري، ٦/٥٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٢-٣٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١/١٣٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٣٤، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ٤/٥٥٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٣/١٨٩-

اللہ ﷺ کو تکتے تو یہ شعر گنگناتے:

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر آپ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے، پس عرش والا محمود اور یہ محمد ہیں۔''

اسے امام بخاری نے التاریخ الصغیر میں، امام ابن حبان نے الثقات میں، اور ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَائِشَةَ ﷺ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ ...... فَتَلَقَّى النَّاسَ وَالْعَوَاتِقَ فَوْقَ الْجَاجِيْرِ، وَالصِّبْيَانُ وَالْوَلَائِدُ يَقُوْلُوْنَ:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

وَأَخَذَتِ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ لِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

٢٥: أخرجه ابن حبان في الثقات، ١/١٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ١٤/٨٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٦١، ٨/١٢٩، والعيني في عمدة القاري، ١٧/٦٠، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٤٨٠۔

فَرَحًا بِذَالِكَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحِبُّ الدِّيْنِ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت عبید اللہ بن عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے ...... تو آپ ﷺ نے لوگوں اور عورتوں کو (اپنے استقبال کے لیے) مکانوں کی چھتوں پر پایا۔ اور (مدینہ منورہ کے) بچے اور بچیاں یہ پڑھ رہے تھے:

''ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند (یعنی چہرۂ وَالضُّحٰی ﷺ) طلوع ہوگیا، اور ہم پر اُس وقت تک شکر ادا کرتے رہنا واجب ہوگیا جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا دعوت دے رہا ہے (یعنی جب تک کوئی بھی خدا کا نام لینے والا باقی رہے گا)۔''

''رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کا جشن منانے کی خاطر حبشہ کے لوگ اپنے آلاتِ حرب کے ساتھ رقص کرتے رہے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان نے الثقات میں، اور ابن عبد البر، عسقلانی اور محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ ﷺ يَقُوْلُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢١٣، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٦٩، الرقم: ٥٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٦٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٠٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٥٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٤٧، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٢٧٤، الرقم: ٢٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ١/١٠١، الرقم: ٥٧، وابن قدامة في المغني، ١٠/١٧٦، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٢/٢٥٨، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٤٦، والحلبي في السيرة، ١/٩٢۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت خُریم بن اَوس بن حارثہ بن لام ﷺ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبد المطلب ﷺ نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ، اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو)۔ تو حضرت عباس ﷺ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہو گیا۔ پس ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان ہدایت کی راہوں پر گامزن ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ فَاشْتَرٰى

٢٧: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٧١، الرقم: ٩٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٩٣، ٢٠٢، الرقم: ٣٠٩٤، ٣١٢٥، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٥١، الرقم: ٦٠٥٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/٧٣، ١٥/١٠١۔ __

حُلَّةَ ذِي يَزَن، فَقَدِمَ بِهَا الْمَدِيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَهْدَاهَا لَهٗ فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: إِنَّا لَا نَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ، فَبَاعَهَا حَكِيْمٌ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاشْتُرِيَتْ لَهٗ، فَلَبِسَهَا، ثُمَّ دَخَلَ فِيْهَا الْمَسْجِدَ، فَقَالَ حَكِيْمٌ: فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فِيْهَا، لَكَأَنَّهُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي حِيْنَ رَأَيْتُهٗ كَذٰلِكَ أَنْ قُلْتُ:

مَا يَنْظُرُ الْحُكَّامُ بِالْحُكْمِ بَعْدَ مَا
بَدَا وَاضِحٌ ذُوْ غُرَّةٍ وَحَجُوْلُ
إِذَا وَاضَحُوْهُ الْمَجْدَ أَرْبٰى عَلَيْهِمْ
بِمُسْتَفْرَغٍ مَاءِ الذِّنَابِ سَجِيْلُ

فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهٗ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

.... ١٠٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٥٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٧/١٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٨۔

’’حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے (قبولِ اسلام سے پہلے بغرض تجارت) یمن کا سفر کیا اور (وہاں سے) آپ نے ایک عمدہ اور جاذبِ نظر لباس خریدا۔ پھر واپس مدینہ منورہ آ کر وہ لباس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تحفتاً پیش کیا، آپ ﷺ نے یہ لباس قبول کرنے سے انکار فرمایا اور یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ہم مشرک کا تحفہ قبول نہیں کرتے۔ تو حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اسے فروخت کرنے کا (عندیہ دیا) تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے لیے خریدنے کا حکم دیا۔ وہ لباس آپ ﷺ کے لیے خرید لیا گیا۔ جب آپ ﷺ نے اُسے زیبِ تن کیا، پھر مسجد میں تشریف لائے تو حضرت حکیم آپ ﷺ کو اس لباس میں دیکھ کر بے ساختہ کہہ اٹھے: میں نے اس لباس میں آپ ﷺ سے زیادہ حسین جچتا ہوا انسان کبھی نہیں دیکھا۔ آپ تو چودھویں کا چاند دکھائی دیتے ہیں۔ اور بے قابو ہو کر یہ اشعار پڑھنے لگے:

’’جب روشن، چمکتے دمکتے اور گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) جلوہ افروز ہوتے ہیں تو (حسن و قبح) کا حکم لگانے والے (حسن مصطفیٰ ﷺ میں کھو کر) اپنا (منصب) حکم بھول جاتے ہیں۔ جب لوگوں نے ان کے ساتھ عظمت اور بزرگی میں مقابلہ کرنا چاہا تو وہ ان سب پر (عطاؤں اور کرم نوازیوں سے بھرے) بڑے بڑے ڈولوں کے ساتھ سبقت لے گئے۔‘‘

پس اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، طبرانی اور اسی طرح حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۸. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَنَا. قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: أَنَا. قَالَ: إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ. قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی الله عنه: أَنَا. إِذْ قَالَ: أُهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں۔ اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم مشرکین کی ہجو کرو اور اس کام میں روح القدس بھی تمہاری مدد کرے گا۔‘‘

۲۸: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٤١٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٩٠۔

اس حدیث کو امام طحاوی نے بیان کیا ہے۔

٢٩. عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﵁، فَإِذَا النَّاسُ قَدْ أَخَبُّوْا: أَي عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ، أَي عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ. قَالَ: فَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَعَانِي، فَجِئْتُ، فَقَالَ لِي: اجْلِسْ هَاهُنَا. فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَقُوْلُ الشِّعْرَ؟ كَأَنَّهُ يَتَعَجَّبُ، فَقُلْتُ: أَنْظُرُ ثُمَّ أَقُوْلُ قَالَ: فَعَلَيْكَ بِالْمُشْرِكِيْنَ. وَلَمْ أَكُنْ هَيَّأْتُ شَيْئًا. فَأَنْشَدْتُهُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ:

فَأَخْبِرُوْنِي، أَثْمَانَ الْعَبَاءِ مَتٰى
كُنْتُمْ بَطَارِيْقَ أَوْ دَانَتْ لَكُمْ مُضَرُ

٢٩: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٦١، الرقم: ٩٧٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٢٨، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/١٠٨، الرقم: ١٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٤ـ٩٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٦ـ

فَعَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ:

يَا هَاشِمَ الْخَيْرِ، إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَكُمْ
عَلَى الْبَرِيَّةِ فَضْلًا مَا لَهُ غَيْرُ
إِنِّي تَفَرَّسْتُ فِيْكَ الْخَيْرَ أَعْرِفُهُ
فِرَاسَةً خَالَفَتْهُمْ فِي الَّذِي نَظَرُوْا
وَلَوْ سَأَلْتَ أَوِ اسْتَنْصَرْتَ بَعْضَهُمْ
فِي جُلِّ أَمْرِكَ مَا آوُوْا وَلَا نَصَرُوْا
فَثَبَّتَ اللّٰهُ مَا آتَاكَ مِنْ حُسْنٍ
تَثْبِيْتَ مُوْسَى وَنَصْرًا كَالَّذِي نُصِرُوْا

فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا، وَقَالَ: وَأَنْتَ فَثَبَّتَكَ اللّٰهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْمَقْدِسِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت شعبی سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا۔ سو انہیں دیکھ کر لوگوں نے پکارنا شروع کیا: اے عبد اللہ بن رواحہ! اے عبد اللہ بن رواحہ! تو

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں سمجھ گیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یاد فرمایا ہے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عبد اللہ!) یہاں بیٹھ جاؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اتنے اچھے شعر کیسے کہہ لیتے ہو؟ گویا آپ ﷺ نے تعجب کا اظہار فرمایا تو میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں سوچتا ہوں، پھر کہتا ہوں (یعنی شعر کہنے میں ذرا غور و تدبر سے کام لیتا ہوں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو (ابھی) تم مشرکین پر اپنے اشعار کے ذریعہ حملہ آور ہو جاؤ۔ (حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے کوئی تیاری نہیں کر رکھی تھی، سو اس وقت فی البدیہہ میرے ذہن میں یہ کلام آیا:

''(اے مشرکو!) تم مجھے عبا کی قیمتیں بتاؤ، اور یہ کہ تم کب جنگ کے ماہر تھے یا قبیلہ مضر تمہارے فرماں بردار ہوئے۔''

پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر ناگواری محسوس کی، تو میں نے یہ اشعار پڑھے:

''اے صاحبِ خیر (اور سردارِ بنو) ہاشم! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق پر فضیلت وبزرگی عطا فرمائی ہے اور جس کا کوئی ثانی نہیں، بے شک میں نے آپ کو ہمیشہ نیکی کرنے والا ہی پایا جسے میں جانتا ہوں، ایسی بھلائی جس نے ان کی مخالفت کی اس چیز میں جس میں انہوں نے غور کیا۔ اور اگر آپ دین کے معاملہ میں ان میں سے بعض

سے سوال کرتے یا مدد و نصرت طلب کرتے تو وہ ہرگز پناہ دینے اور مدد و نصرت کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کے حسنِ بے پایاں کو سلامت رکھے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ثابت قدم رکھا، اور وہ مدد عطا فرمائے جو اُنہیں (انبیاء و رُسل کو) عطا فرمائی گئی تھی۔‘‘

تو رسول اللہ ﷺ (اپنی نعت پر مشتمل یہ کلام سن کر) مسکراتے ہوئے میری طرف تشریف لائے اور فرمایا: اے ابن رواحہ! اللہ تعالیٰ تمہیں (اس محبت پر) ثابت قدم رکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن سعد اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٠. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتٰی فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَهْجُوْكَ، فَقَامَ ابْنُ رَوَاحَةَ رضي الله عنه، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ. فَقَالَ: أَنْتَ

٣٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٦، الرقم: ٦٠٦٥، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٤٢، الرقم: ٢٩٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٤٠٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٦۔

الَّذِي تَقُوْلُ ثَبَّتَ اللهُ. قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

فَثَبَّتَ اللهُ مَا أَعْطَاكَ مِنْ حُسْنٍ
تَثْبِيْتَ مُوْسٰى وَنَصْرًا مِثْلَ مَا نُصِرُوْا

قَالَ: وَأَنْتَ يَفْعَلُ اللهُ بِكَ خَيْرًا مِثْلَ ذَالِكَ. ثُمَّ وَثَبَ كَعْبٌ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ. قَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُوْلُ: هَمَّتْ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

هَمَّتْ سَخِيْنَةُ أَنْ تُغَالِبَ رَبَّهَا
فَلَيَغْلَبَنَّ مَغَالِبَ الْغَلَّابُ

قَالَ: أَمَا أَنَّ اللهَ لَمْ يَنْسَ ذَالِكَ لَكَ. قَالَ: ثُمَّ قَامَ حَسَّانُ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ. وَأَخْرَجَ لِسَانًا لَهُ أَسْوَدَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي إِنْ شِئْتَ أَفْرَيْتُ بِهِ الْمَزَادَ. فَقَالَ: اذْهَبْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ لِيُحَدِّثَكَ حَدِيْثَ الْقَوْمِ، وَأَيَّامَهُمْ وَأَحْسَابَهُمْ، ثُمَّ اهْجُهُمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا نَحْوَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مسجد نبوی میں) تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (اپنے اشعار میں) آپ کی مذمت (وہجو) کرتا ہے۔ اس موقع پر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ابوسفیان کی ہجو و مذمت میں) مجھے (اشعار کہنے کی) اجازت دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدم رکھے۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

’’پس اللہ تعالیٰ آپ کے عطا کردہ حسنِ بے پایاں کو سلامت رکھے، جیسے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حسن کو سلامت رکھا، اور اسی طرح آپ کی بھی مدد و نصرت فرماتا رہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدد و نصرت فرماتا رہا۔‘‘

آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اسی طرح بھلائی فرمائے گا۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ اچانک اٹھے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بھی اجازت عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو وہی ہے جس نے ’’هَمَّتْ‘‘ والا شعر کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ (پھر فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

’’قبیلہ سخینہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے مالک پر غالب آ جائیں،

پس چاہیے کہ بہت زیادہ غلبہ پانے والا شخص مغلوب جگہوں پر (ہمیشہ ہی) غالب آ جائے۔‘‘

’’آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری اس خدمت کو نہیں بھول سکتا جو تم نے پیش کی ہے۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت حسان ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بھی اس (ابو سفیان) کی مذمت میں کچھ کہنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ پھر انہوں نے اپنی زبان نکالی جس کا کچھ حصہ کالا تھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھے اجازت دیجیے تاکہ میں (اپنی زبان کے نشتر سے) اس کا پیٹ چاک کروں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (پہلے تم) ابو بکر کے پاس جاؤ، وہ تمہیں ان کے (مخصوص) ایام اور ان کے حسب و نسب کے بارے میں بتائیں گے۔ پھر تم ان کی مذمت کرو (اور اس کام میں) جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور اسی طرح ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔
امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٣١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ ﷺ عَنْ أُمِّهِ وَهِيَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ

٣١: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٦٢، الرقم: ٩٧٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/١٦٢، الرقم: ٣٣٩١، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٦٨، الرقم: ٣٨٥۔

مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُنْشِدُ. فَلَمَّا رَأٰى مَكَانَهٗ تَقَبَّضَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: كُنْتُ أُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَنْشِدْ، فَأَنْشَدَ. حَتّٰى مَرَّ بِقَوْلِهٖ:

تَقَاتَلْنَا عَنْ جَذْمِنَا كُلَّ فَخْمَةٍ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُلْ: تَقَاتَلْنَا عَنْ جَذْمِنَا، وَلٰكِنْ قُلْ: تَقَاتَلْنَا عَنْ دِيْنِنَا. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

''حضرت عبد اللہ بن اُنیس ﷺ کی والدہ سے مروی ہے - جو کہ حضرت کعب بن مالک ﷺ کی صاحبزادی تھیں - کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی سے گزرے تو وہاں حضرت کعب بن مالک ﷺ مجلس سجائے بیٹھے اپنا کلام پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کوتشریف لاتے یکھا تو (ادباً) اپنی جگہ پر ساکت ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم کیا کر رہے تھے؟ اپنی بات) جاری رکھو۔ تو حضرت کعب ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں اشعار پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو سناؤ۔ انہوں نے سنانا شروع کیا یہاں تک وہ اس قول پر پہنچے:

''ہم اپنی آن اور نخوت کی خاطر بڑے سے بڑے آدمی سے ٹکرا جاتے تھے۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس پر ٹوک دیا اور فرمایا: یہ نہ کہو کہ ہم اپنی آن کی خاطر لڑتے مرتے ہیں بلکہ کہو: ہم اپنے دین (اور اپنے آقا مصطفیٰ ﷺ کی ناموس) کی خاطر لڑتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی عاصم اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ رَجُلًا حَسَنَ الصَّوْتِ فَكَانَ يَرْجُزُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَرْجُزُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ قَارَبَ النِّسَاءَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِيَّاكَ وَالْقَوَارِيْرَ، إِيَّاكَ وَالْقَوَارِيْرَ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ خوبصورت آواز کے مالک تھے، اور رسول اللہ ﷺ (کی شجاعت) کے بارے میں رجزیہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔ پس ایک دفعہ جب وہ کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ (کی صفتِ شجاعت) کے بارے میں رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے تو (بے دھیانی

٣٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٣٠، الرقم: ٥٢٧٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٥٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٩١، الرقم: ٨٥٢٦، والعسقلاني في الإصابة، ١/٢٨٠۔

میں) عورتوں کے قریب چلے گئے۔ اِس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے براء!) شیشے جیسی نازک عورتوں سے بچو۔ شیشے جیسی نازک عورتوں سے بچو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٣. عَنِ ابْنِ عِبَادٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُنْشِدُكَ؟ قَالَ: لَا، فَأَنْشَدَهُ فِي الرَّابِعَةِ مِدْحَةً لَهُ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنَ الشُّعَرَاءِ يُحْسِنُ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن عباد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٣٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٠، الرقم: ٢٦٠٧٥، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٦٩، الرقم: ٤٠٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٦٤، الرقم: ٤٥٩٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٨١، الرقم: ٢٣٣، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف/٣٣٣، الرقم: ٥٠٢، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/٧٩، الرقم: ٣١، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٦١٧، الرقم: ٤٤٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١١٩۔

کی خدمت میں قبیلہ بنو لیث کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں شعر سنانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے منع فرمایا لیکن اس کے بے حد اصرار پر (آپ ﷺ نے اجازت عطا فرما دی تو اس نے صحابہ کے پسند کرنے پر) چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی مدحت اور نعت بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر شعراء کے کلام میں سے کچھ اچھا کلام ہے تو تم نے جو کلام بیان کیا ہے یہی سب سے عمدہ کلام ہے۔‘‘

اس روایت کو امام ابن ابی شیبہ، ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطَمِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْنِي الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﷺ يَقُوْلُ:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يَبْنِي الْمَسَاجِدَا
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا

وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَيَتْلُوا الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَهُمْ

٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٦٠٥٣، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٧٠، الرقم: ٤٠١، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣٩، الرقم: ١٦٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤١۔

يَبْنُوْنَ الْمَسْجِدَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوجعفر الخَطَمِی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر فرما رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

''کامیاب ہوگیا وہ شخص جو (ذکرِ الٰہی کے لیے) مسجدیں تعمیر کر رہا ہے اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھ رہا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ (ان کے اشعار کے جواب میں) فرما رہے تھے کہ وہ (یعنی صحابہ کرام) اٹھتے بیٹھتے تلاوت کر رہے تھے جبکہ وہ مسجد کی تعمیر میں بھی مصروف تھے۔'' اس حدیث کو امام ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ قَالَ: أَنْشَدَ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سُلْمٰى رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ:

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُوْلُ

۳۵: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٣، الرقم: ٢٠٩٣١، والفاكهي في أخبار مكة، ١/٣٠٧، الرقم: ٦٣٤، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٢٤١۔

مُتَيَّمٌ عِنْدَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُوْلُ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْفَاكِهِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ الشِّعْرَ وَيَسْتَحْسِنُ الْحَسَنَ مِنْهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''حضرت علی بن زید بن جدعان روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن زہیر بن اَبی سلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں یہ اشعار سنائے، (اس قصیدے کا پہلا مصرعہ جو حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں اپنی محبوبہ کے فراق میں کہا تھا، مندرجہ ذیل ہے:)

''سعاد جدا ہوگئی، آہ میرا دل اس کی محبت میں بیمار ہے، اس کے لیے ذلیل و رسوا ہو رہا ہے، اور اس (محبوبہ) کے ہاں ایسا قیدی ہے جس کا کوئی فدیہ نہیں ہے (یعنی دائمی قیدی ہے)۔''

اسے امام حاکم، فاکہی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اشعار سنا کرتے تھے، اور ان میں سے عمدہ اشعار کو سراہتے بھی تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ ﷺ أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ:

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ

وَأَنَّ أَبَا يَحْيٰى وَيَحْيٰى كِلَاهُمَا
لَهٗ عَمَلٌ فِي دِيْنِهٖ مُتَقَبَّلُ

وَأَنَّ أَخَا الْأَحْقَافِ إِذْ قَامَ فِيْهِمْ
يَقُوْلُ بِذَاتِ اللهِ فِيْهِمْ وَيَعْدِلُ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت حبیب بن ابی ثابت ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان

٣٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥/٦١، الرقم: ٢٦٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠١٧، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٤٥، الرقم: ٣٦٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٥١٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢١، والزرعي في حاشية ابن القيم، ١٣/٣٣۔

بن ثابت ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

’’میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ آسمانوں پر بلند ربّ العزت کے برگزیدہ رسول ہیں اور بے شک ابو یحییٰ (یعنی زکریا) اور یحییٰ علیہما السلام دونوں آپ ﷺ کے دین میں مقبول عمل ہیں۔ اور ہود علیہ السلام جب اپنی قوم میں کھڑے ہوتے تو فرماتے: اللہ کی ذات کی قسم! وہ نبی آخر الزماں ان میں ہیں اور وہ عدل و انصاف کرنے والے ہیں۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور وہ (نبی آخر الزماں) میں ہی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ﷺ يَقُوْلُ: هَجَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ

٣٧: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٥٩-٦٦٠، الرقم: ٩٧٥-٩٧٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٦٤، الرقم: ٢٠٥٠٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٨، والمناوي في فيض القدير، ١/٤٤٧۔

اللهِ بْنُ الزِّبَعْرٰى وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا تَأْمُرُ عَلِيًّا أَنْ يَهْجُوَ عَنَّا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ عَلِيٌّ هُنَالِكَ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا الْقَوْمُ نَصَرُوا النَّبِيَّ بِأَيْدِيْهِمْ وَأَسْلِحَتِهِمْ فَبِأَلْسِنَتِهِمْ أَحَقُّ أَنْ يَنْصُرُوْهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَرَادَانَا. فَأَتَوْا حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رضی الله عنه فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لَهُ، فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِمِقْوَلِي مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرٰى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ لَهَا. فَقَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ لَا عِلْمَ لِي بِقُرَيْشٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْبِرْهُ عَنْهُمْ وَنَقِّبْ لَهُ فِي مَثَالِبِهِمْ. فَهَجَاهُمْ حَسَّانُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ.

قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَ هُوَ يَسِيْرُ عَلٰى نَاقَتِهٖ، وَشَنَقَهَا بِزِمَامِهَا، حَتّٰى وَضَعَتْ رَأْسَهَا عِنْدَ قَادِمَةِ الرَّحْلِ. فَقَالَ: أَيْنَ كَعْبٌ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: هَا أَنَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: خُذْ. قَالَ كَعْبٌ:

قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ
وَخَيْبَرَ ثُمَّ أَجْمَمْنَا السُّيُوفَا

نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ
قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا أَوْ ثَقِيفَا

قَالَ: فَأَنْشَدَ الْكَلِمَةَ كُلَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَهِيَ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ.

وفي رواية: قَالَ مُحَمَّدٌ (يعني ابن سيرين): فَنُبِّئْتُ أَنَّ دَوْسًا أَسْلَمَتْ بِكَلِمَةِ كَعْبٍ هٰذِهٖ رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: فَكَانَ حَسَّانُ وَكَعْبٌ يُعَارِضَانِهِمْ بِمِثْلِ قَوْلِهِمْ بِالْوَقَائِعِ وَالْأَيَّامِ وَالْمَآثِرِ، وَيُعِيْرُوْنَهُمْ بِالْمَنَاقِبِ، وَكَانَ ابْنُ رَوَاحَةَ يُعِيْرُهُمْ بِالْكُفْرِ، وَيَنْسِبُهُمْ إِلَى الْكُفْرِ، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِمْ شَيْءٌ شَرًّا مِنَ الْكُفْرِ وَكَانُوْا فِي ذَالِكَ الزَّمَانِ، أَشَدُّ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ حَسَّانَ وَكَعْبٍ وَأَهْوَنُ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ ابْنِ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا أَسْلَمُوْا وَفَقِهُوا الْإِسْلَامَ كَانَ أَشَدُّ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلَ ابْنِ رَوَاحَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.

''امام محمد بن سیرین ؓ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین کے تین آدمیوں - عمرو بن العاص، عبد اللہ بن زبعری اور ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب - نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی، مہاجرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ حضرت علی ؓ کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہماری طرف سے ان مشرکین کی مذمت کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی اس کام کے لیے نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ایک قوم نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی اپنے ہاتھوں اور اسلحہ کے ساتھ مدد کی تو وہ اپنی زبانوں سے بھی اس کی مدد کرنے کی زیادہ حق دار ہے۔ تو انصار نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی مراد ہم سے ہے۔ سو وہ حضرت حسان بن ثابت ؓ کے پاس آئے اور سارا ماجرہ بیان کیا۔ تو وہ آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے! مجھے یہ پسند نہیں مجھے میرے قول (یعنی نعتوں) کے بدلہ میں جو کچھ صنعاء اور بصری کے درمیان ہے وہ بھی ملے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہی اس کام کے لیے موزوں ہو۔ تو حضرت حسان ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے قریش کے بارے میں علم نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر ؓ سے فرمایا: اے ابو بکر! حسان کو قریش کے بارے میں بتا دو، اور ان کی خامیوں اور خرابیوں کے بارے میں بھی اسے آگاہ کر دو۔ پس حضرت حسان بن ثابت، حضرت

عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم نے مشرکین کی مذمت میں اشعار کہے۔‘‘

’’امام ابن سیرین فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی مبارک پر جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس کی لگام کھینچی، یہاں تک کہ اس نے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کعب کہاں ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شعر پڑھنا شروع کرو۔ تو حضرت کعب نے کہا:

’’ہم نے تہامہ اور خیبر سے ہر شک کو ختم کر دیا، پھر ہم نے تلواریں جمع کیں اور انہیں اختیار دیا اور اگر وہ بول سکتیں تو یقیناً کہتیں کہ ان کی کاٹ قبیلہ دوس ہیں یا قبیلہ ثقیف۔‘‘

’’راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پورا قصیدہ پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ محمد کی جان ہے! یہ اشعار ان کفار پر تیروں کے اثر انداز ہونے سے بھی زیادہ اثر رکھتے ہیں۔‘‘

’’ایک روایت میں امام محمد بن سیرین نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ قبیلۂ دوس حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کی وجہ سے اسلام لے آیا۔‘‘

اسے امام طبری، عبد الرزاق اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کفار کو (اپنے اشعار کے ذریعے) آڑھے ہاتھوں لیتے، جیسا کہ مختلف واقعات، مخصوص دنوں اور کارناموں میں ان کے اشعار اور ان کے مناقب میں عیب لگاتے اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ انہیں کفر کا عیب لگاتے اور کفر کی طرف منسوب کرتے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ ان کے ہاں کفر سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں ہے اور اس زمانہ میں ان کفار پر سب سے سخت قول حضرت حسان اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کا ہوتا اور سب سے ہلکا قول حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ہوتا۔ مگر جب مشرکین مکہ نے اسلام قبول کر لیا اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کر لی تو ان پر سب سے سخت قول حضرت ابن رواحہ کا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے جیسے کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے۔

۳۸. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّابِغَةَ

۳۸: أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٥١٤ـ١٥١٧، ١٧٤٣، الرقم: ٢٦٤٨، ٣١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥/٥٨٨، الرقم: ٧٤٠٧، ٦/٣٩٤، وقال: أخرجه البزار وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٢٦، وقال: رواه البزار، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ــ

الْجَعْدِيَّ (وَإِسْمُهُ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ لَهُ صُحْبَةٌ) يَقُوْلُ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَنْشَدْتُهُ قَوْلِي...... فَلَمَّا أَنْشَدْتُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا. وَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ نَبَتَتْ أُخْرٰى.

وفي رواية عَبْدِ اللهِ بْنِ جَرَّادٍ لِهٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ كَأَنَّ فَاهُ الْبَرْدُ الْمَنْهَلُ يَتَلَأْلَأُ وَيُبْرِقُ، مَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ وَلَا تَفَلَّتَتْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَجَدْتَ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. قَالَ: وَعَاشَ النَّابِغَةُ بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى أَتَتْ عَلَيْهِ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشَرَةَ سَنَةً.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

وقال السيوطي في الخصائص: أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيْقِ يَعْلَى بْنِ الْأَشْدَقِ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّابِغَةَ ﷺ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ يَقُوْلُ: أَنْشَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هٰذَا الشِّعْرَ

.... ٢/٨٤٤، الرقم: ٨٩٤، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ١/٢٧٤،٢٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٨٢، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٦/١٦٨ـ

فَأَعْجَبَهُ. فَقَالَ: أَجَدْتَ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَلَقَدْ أَتٰی عَلَيْهِ نَيِّفٌ وَمِائَةُ سَنَةٍ وَمَا ذَهَبَ لَهُ سِنٌّ. ثُمَّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ النَّابِغَةِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْهُ. وَفِيْهِ: فَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا، فَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ نَبَتَتْ لَهُ أُخْرٰی. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ السَّكَنِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْهُ، وَفِيْهِ: فَرَأَيْتُ أَسْنَانَ النَّابِغَةِ أَبْيَضَ مِنَ الْبَرْدِ لِدَعْوَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

’’حضرت حسین بن عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ (ان کا پورا نام قیس بن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہے اور انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے) سے سنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اپنا کلام سنایا۔ پس جب میں نے آپ ﷺ کی مدح کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے (اور تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو)۔ اور (اس دعا کے نتیجہ میں) وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس جگہ دوسرا دانت نکل آتا تھا۔‘‘

’’یہی حدیث عبد اللہ بن جراد سے بھی مروی ہے۔ اس میں ہے کہ میں

نے آپ (نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھا گویا ان کا منہ (پہاڑوں پر) گری ہوئی برف کی طرف روشن اور چمکدار تھا۔ ان کا کوئی دانت گرا نہ کبھی خراب ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی بدولت: ''تم نے خوب کہا، اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔'' آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کی بدولت حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ نے طویل زندگی پائی یہاں تک کہ آپ ۱۱۲ سال زندہ رہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عبد البر، عسقلانی اور ہیثمی نے روایت کیا اور فرمایا: اسے امام بزار نے بھی روایت کیا ہے۔

''امام سیوطی الخصائص الکبری میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی اور امام ابونعیم نے یعلی بن اشدق کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نابغہ جو کہ نابغہ بنی جعدہ ہیں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے اس شعر کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی کی تو آپ ﷺ کو یہ بہت پسند آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا خوب کہا ہے! اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ ان کی عمر سو اور کچھ سال اوپر ہو گئی تھی لیکن ان کا کوئی دانت نہیں گرا تھا۔ اور امام بیہقی نے یہ حدیث ایک اور طریق سے حضرت نابغہ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اسامہ نے بھی ان ہی سے ایک اور طریق سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب

ان کا کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا۔‘‘ اور امام ابن سَکَن نے آپ ہی سے ایک اور طریق سے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ’’میں نے حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ کے دندان سفید اولوں سے بڑھ کر سفید دیکھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی ان کے لیے دعا کا نتیجہ تھا۔‘‘

۳۹. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ بِشِعْرٍ أَحْسَنَ مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ وَلَا تَمَثَّلْتُ بِهٖ إِلَّا رَجَوْتُ لَهُ الْجَنَّةَ، قَوْلُهٗ لِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

هَجُوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

أَتَشْتِمُهٗ وَلَسْتَ لَهٗ بِكُفْءٍ
فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ

۳۹: أخرجه الطبري في جامع البيان، ۱۸/۸۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۲۷٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/۱۵۸، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۵/۳۹۔

لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيْهِ
وَبَحْرِي لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ

فَقِيْلَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَلَيْسَ هٰذَا لَغْوًا؟ قَالَتْ: لَا، إِنَّمَا اللَّغْوُ مَا قِيْلَ عِنْدَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں: میں نے ایسا شعر نہیں سنا کہ جو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شاعری سے بہتر ہو اور میں نے جب بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھا تو ان کے لیے جنت کی آرزو کی۔ (بالخصوص) ان کا وہ شعر جو کہ ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب کی (ہجو میں) انہوں نے کہا تھا:

''تو نے حضرت محمد ﷺ کی مذمت کی تو میں تجھے آپ ﷺ کی جانب سے اس مذمت کا جواب دیتا ہوں اور اس جواب کی جزاء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاؤں گا، کیوں کہ مجھے یقین ہے کہ میرے والد اور میرے دادا اور میری شرافت اور ناموس محمد ﷺ کے ناموس و شرافت کو تم سے بچانے والی (ڈھال) ہے۔ تمہاری مجال کیسے ہوئی کہ تم (ہمارے آقا) محمد مصطفیٰ ﷺ کو (سبّ و شتم) کرو جبکہ تم تو خود آپ ﷺ کے مقدس نعلین کے برابر بھی نہیں گردانے جاتے۔ بس پھر یہ بات ٹھہری کے تمہارا شر تمہارے خیر پر قربان ہو گیا۔ میری زبان تو (گستاخِ رسول کے

خلاف) تیزی سے کاٹ کرنے والی ہے اور اِس میں کوئی عیب اور دوہرا
معیار نہیں (یعنی ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے دفاع میں ہم ساری مصلحتیں بالائے
طاق رکھ دیتے ہیں)۔ اور یہ زبان (آپ ﷺ کی مدح سرائی میں ہمیشہ)
محو رہی ہے اور کوئی پلیدی اسے گدلا نہیں سکے گی۔"

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: اے اُمّ المؤمنین! کیا یہ لغو بات نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں، بلکہ فضول باتیں وہ ہیں جو عورتوں کے ہاں بطورِ تغزل کہی جاتی ہیں (جبکہ یہ تو مدحتِ مصطفیٰ ﷺ ہے)۔"

اس حدیث کو امام طبری، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ شَاعِرًا وَكَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ شَاعِرًا وَكَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ شَاعِرًا. وفي رواية: وَكَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَشْعَرَ الثَّلَاثَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

"امام شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم شاعر

٤٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٢٨، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٤٦، الرقم: ٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٥٢٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١٢٢٥، الرقم: ١٩٩٩۔

تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تینوں احباب میں سے حضرت علی ﷺ بڑے شاعر تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن عساکر اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٤١. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ شُعَرَاءُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ، وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’ایک روایت میں امام محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے شعراء صحابہ کرام میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک ﷺ شامل تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠-٢٤١، الرقم: ٢٠٩٠٩- ٢٠٩١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٣، ٥٠/١٩٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٥٢٥-

مصادر التّخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥۔٦٣٠ھ/ ١١٦٠۔١٢٣٣ء)۔ النهاية في غريب الأثر۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العلمیہ، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٣. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٤. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٥. ابن اسحاق، محمد بن اسحاق بن یسار، (٨٥۔١٥١ھ)۔ السيرة النبوية۔ معہد الدراسات والابحاث للتعریب۔

٦. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٧. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ التاريخ الصغير۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٨. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

١٠. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ)۔ المسند بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١١. بغوی، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/١٠٤٤۔ ١١٢٢ء)۔ شرح السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ)۔ دلائل النبوۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٣. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (٣٨٤۔٤٥٨ھ)۔السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/١٩٨٩ء۔

١٤. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (٣٨٤۔٤٥٨ھ)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٥. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (٣٨٤-٤٥٨ھ)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٦. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (٢١٠ـ٢٧٩ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٧. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی (٥١٠ـ٥٧٩ھ)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

١٨. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (٣٢٧ھ)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ صیدا، المکتبۃ العصریہ۔

١٩. حارث، ابن ابی اسامہ (١٨٦ـ٢٨٢ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

٢٠. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٣٢١ـ٤٠٥ھ)۔ **المستدرك على الصحيحين**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

٢١. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (٢٧٠-٣٥٤ھ)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٣٩٥ھ۔

٢٢. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠ـ٣٥٤ھ)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٢٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ٨٥٢ھ/١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٢٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ٨٥٢ھ/١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٢٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ٨٥٢ھ/١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ۔

٢٦. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤ـ ١١٢٠ھ)۔ **البيان و التعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٢٧. حلبی، نور الدین علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن عمر بن برہان الدین حلبی قاہری شافعی (٩٧٥ـ١٠٤٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة الأمين المامون (السيرة الحلبية)**۔ بیروت، لبنان، دارالمعرفہ، ١٤٠٠ھ۔

٢٨. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (٢٧٤ـ٣٦٩ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان و الواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ۔

٢٩. ابن خزیمہ، ابوبکر محمد بن اسحاق (٢٢٣ـ٣١١ھ)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٣٠. خطابی، حمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی البستی (٣١٩ـ٣٨٨ھ)۔ **إصلاح غلط المحدثين**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٧ھ۔

۳۱. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۲. ابن ابی الدنیا، أبوعبد اللہ بن محمد بن عبید (۲۰۸-۲۸۱ھ) ۔**الإشراف في منازل الأشراف**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۳. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ ہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۳۴. ذہبی، ابوعبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۳ھ۔

۳۵. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۳۶. ابن راشد، معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۳۷. زرعی، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (۶۹۱-۷۵۱ھ)۔ **حاشیة ابن قیم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۳۸. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطأ**۔

بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۱ھ۔

۳۹. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف بن محمد حنفی (م ۷٦۲ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ۱٤۱٤ھ۔

٤۰. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱٦۸۔۲۳۰ھ)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ۔

٤۱. سعید بن منصور، ابو عثمان خراسانی (۲۲۷ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱٤۱٤ھ۔

٤۲. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

٤۳. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (۸٤۹-۹۱۱ھ)۔ **الدر المنثور في التّفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۳ء۔

٤٤. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (م ۱۲۵۵ھ)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۷۳ء۔

٤۵. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم (۱۵۹۔۲۳۵ھ)۔ **کتاب الأدب**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ۔

٤٦. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم (١٥٩-٢٣٥ھ)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٤٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٤٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ المعجم الأوسط۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٤٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء

٥٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

٥١. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٥٢. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ تهذيب الآثار۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی۔

٥٣. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ جامع البيان في تفسير القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٥٤. طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر محبّ الدین (٦١٥-

٦٩٤ھ)۔ الرياض النضرة في مناقب العشرة۔ بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

٥٥. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔٣٢١ھ/ ٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ شرح معاني الآثار۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلميہ، ١٣٩٩ھ۔

٥٦. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔٣٢١ھ/ ٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ مَشکل الآثار۔ بيروت، لبنان: دار صادر۔

٥٧. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شيبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ الآحاد والمثاني۔ رياض، سعودی عرب: دار الرايہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٥٨. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شيبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ الجهاد۔ مدينہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة العلوم والحکم، ١٤٠٩ھ۔

٥٩. ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد اللہ (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ الاستذکار۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلميہ، ٢٠٠٠ء۔

٦٠. ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد اللہ (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ الاستيعاب في معرفة الأصحاب۔ بيروت، لبنان: دار الجيل،

١٤١٢ھ۔

٦١. ابن عبد البر، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ (٣٦٨۔٤٦٣ھ)۔ **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد**۔ مراکش: وزارت عموم الأ وقاف، ١٣٨٧ھ۔

٦٢. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٦٣. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧ھ۔ ٣٦٥ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

٦٤. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩۔٥٧١ھ)۔ **تاريخ دمشق الكبير المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

٦٥. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

٦٦. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢۔٨٥٥ھ/١٣٦١۔١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٦٧. فاکہی، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ٢٧٢ھ/٨٨٥ء)۔ **أخبار**

مكة في قديم الدهر وحديثه۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

٦٨. الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (٢٧٧ھ)۔ **المعرفة والتاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٩ء۔

٦٩. ابن قانع، عبد الباقی (٢٦٥۔ ٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

٧٠. ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ بن احمد مقدسی (م ٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٧١. قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰی بن مفرج اُموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٧٢. کلاعی، ابی ربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الاندلسی، (٥٦٥۔ ٦٣٤ھ).**الإكتفاء بما تضمنه من مغازى رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء**، بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔ ١٩٩٧ء۔

٧٣. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١۔٧٧٤ھ)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المعارف۔

٧٤. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١۔٧٧٤ھ)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

٧٥. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ۔

٧٦. مروزی، احمد بن علی بن سعید الاموی (٢٠٢۔٢٩٢ھ)۔ مسند ابی بکر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

٧٧. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن (٦٥٤۔٧٤٢ھ)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ۔

٧٨. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/ ٨٢١۔٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٧٩. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **أحاديث الشعر**۔ عمان، اردن: المکتبۃ الاسلامیہ، ١٤١٠ھ۔

٨٠. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ۔

٨١. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٨٢. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥۔٣٠٣ھ / ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ۔

٨٣. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥۔٣٠٣ھ / ٨٣٠۔٩١٥ء)۔

السنن الكبری۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۸۴. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۸۵. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ عمل الیوم واللیلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۸۶. ابونعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد أصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ۔

۸۷. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد (۳۳۶-۴۳۰ھ)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ۔

۸۸. نمیری، أبو زید عمر بن شبہ البصری (۲۶۲ھ)۔ أخبار المدینة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۸۹. نووی، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ تهذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۹۰. ابن ہشام، ابومحمد عبد الملک حمیری (۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ السیرة النبویة۔

بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱٤۱۱ھ۔

۹۱. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ)۔ **مجمع الزوائد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ۔

۹۲. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ۔

۹۳. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ (۲۱۰۔۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰٤ھ۔